حج اتحاد مسلمین کا مرکز

محمد اسلم رضوی، پونا

حج اس عظیم عبادت الٰہیہ کا نام ہے جو نہ صرف عبادت گزار کے تقویٰ وپرہیزگاری کے ضمانت ہے، بلکہ نص قرآنی اور ارشادات ائمہ معصومینؑ کی روشنی میں اس عبادت میں تمام لوگوں کا فائدہ اور دین کی تقویت مضمر ہے۔ واضح رہے کہ دین کی تقویت کا مطلب دیندار کی تقویت ہے اور یہ تقویت اسی وقت ممکن ہے جب لوگوں میں آپسی میل جول، باہمی اتحاد اور یکجہتی پائی جاتی ہو۔ اسلامی اتحاد وبھائی چارہ کا جو ماحول سفر حج میں پیدا ہوتا ہے وہ کسی دوسرے عبادتی عمل میں ہے۔ درحقیقت حج فقط اسلامی اتحاد کا ہی نہیں بلکہ انسانی اتحاد کا مظہر ہے، جس میں ایک جیسے سادہ لباس میں ملبوس افراد باہمی اتحاد وہم آہنگی اور ہمرنگی کے ساتھ محو ذکر الٰہی نظر آتے ہیں اور یہ الٰہی وعرفانی منظر حج کے علاوہ کسی دوسری عبادت میں نظر نہیں آتا ہے۔(ادارہ)

اللہ نے جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے اور جن کاموں کے بجالانے کو منع کیا ہے اس میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہے۔'' فعل الحکیم لایخلو عن الحکمة "۔ ہر واجب یا ہر حرام میں کوئی راز ضرور نہفتہ ہے۔ خواہ وہ نماز ہو یا روزہ حج ہو یا زکوٰۃ۔

نماز ایک ایسا وسیع موضوع اور ایک ایسا بحرنا پیدا کنار ہے جس پر اتنی کتابیں مختلف مذاہب کی جانب سے لکھی گئی ہیں کہ اگر ان کتابوں کے صرف نام کو بیان کیا جائے تو ایک کتاب تیار ہوجائے گی۔ اسی طرح روزہ ایک ایسا موضوع ہے جس کے اخلاقی، سماجی اور عبادی پہلوؤں پر جو مضامین یا کتابیں لکھی گئی ہیں اگر انہیں جمع کیا جائے تو یہ خود ایک بڑا عظیم کام ہوگا اور ایک چھوٹی سی لائبریری تیار ہوجائے گی۔

لیکن حج ایک ایسا موضوع ہے جس پر گفتگو یا تو ہوتی ہی نہیں ہے یا بہت کم ہوتی ہے۔ اللہ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے درجات کو اور بلند فرمائے کہ انقلابِ اسلامی کے بعد آپ کے کارہای نمایاں میں ایک عظیم الشان کام یہ بھی تھا کہ آپ نے حج اسلامی کی حقیقت ،فوائد اور پیغام سے عالم اسلام کو روشناس کرایا، چاہئے ان مسلمانوں کا تعلق کسی بھی مکتب ومسلک سے ہو وہ امام خمینی کی اس ناقابل فراموش خدمت کو سراہتے ہیں۔

حج کی عظمت وفضیلت فقط یہ نہیں ہے کہ وہ ایک عبادت ہے اور بس، بلکہ قرآن نے لفظ

''منافع'' استعمال کیا ہے جو واحد نہیں ہے بلکہ جمع ہے جیسا کہ سورہ حج کی آیت ۲۷ میں ارشاد ہوا ہے:

'' واذّن فی النّاس بالحجّ یاتوک رجالاوعلی کلّ ضامریّاتین من کل فجّ عمیق۔ لیشھدوا منافع لھم ویذکروا اسم اللّٰہ فی ایّام معلومات۔" اس آیۂ کریمہ میں لفظ منافع ہے جس کا مفہوم ہرگز محدود نہیں ہوسکتا کیونکہ جب آیت مطلق ہے تو اسے قید کرنے والے ہم کون ہوتے ہیں؟

پروردگار عالم چاہتا ہے کہ یہ فائدہ اللہ کے تمام بندوں کو پہنچے جو ایک خدا، ایک رسولؐ، ایک قرآن اور ایک قبلہ کے ماننے والے ہیں۔لیکن المیہ یہ ہے کہ ہم ایک قبلہ کو تو مانتے ہیں لیکن ایک قبلہ وکعبہ کو نہیں مانتے یا یہی قبلہ وکعبہ ہیں جو ہمیں ایک نہیں ہونے دیتے اور ان ہی کی وجہ سے ہم حج کے اہم پیغامات میں سے ایک پیغام وحدت واتحاد ہے، اسے بھول گئے ہیں یا اہمیت نہیں دیتے۔

حج ایک ایسا پاکیزہ اجتماع ہے، جس میں مشرق ومغرب ، گورے کالے،عرب عجم کا فرق مٹاکر سارے بندگان خدا سرزمین وحی مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں اور یہ ایک ایسا اجتماع ہے کہ ہم اسے طواف وسعی ، وقوف ورمی جمرات میں محدود کردیتے ہیں۔ اِن تمام ارکان کی اپنی جگہ پر اہمیت ہے اور ان کی بجا آوری پر ذرہ برابر بھی اگر کوئی شک کرے تو دائرہ اسلام سے فوراً خارج ہوجائے گا۔

مگر اہم سوال یہ ہے کہ کیا حج ان ہی ارکان مخصوصہ میں محدود ہوگیا ہے اوراگر ہم ان ارکان کو بجالائیں تو ہم نے اپنی ذمہ داریاں پوری کرلی یا پھر اس کے ساتھ ساتھ دوسرے مقاصد بھی ہیں جن کی ہمیں خبر نہیں ہے۔

خداوند متعال سورہ مائدہ کی آیت ۹۷ میں ارشاد فرمارہا ہے :''جعل اللّٰہ الکعبة البیت الحرام قیاما للنّاس'' خدا نے کعبے کو لوگوں کے قیام کا ذریعہ بنایا ہے ۔کیا قیام کا مطلب اعمال حج کی بجا آوری ہے اور بس یا ارض حرم کو عالمی مسائل حل کرنے کا مرکز قرار دیا جائے، جس سے مظلوم مسلمانوں کی پریشانیاں ختم ہوسکیں، جس میں مسلمان ایک نقطے پر جمع ہوکر اپنے صلاح وفلاح کے بارے میں گفت وشنید کرسکیں اور مسائل کو حل کرسکیں ۔ حج ایک بہترین عبادت ہے، جس میں اسلامی عبادت اور سیاست کا امتزاج نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔

اسی لئے مومنین کے دل بیت اللہ کی جانب کھچے چلے آتے ہیں تاکہ ایک زبردست اجتماع ہو اور اس کا فائدہ مسلمانوں کے ہر طبقے کو حاصل ہو۔حضرت علی علیہ السلام نے حج کے فائدے کو اس طرح بیان کیا آپؑ فرماتے ہیں'' والحج تقویة للدین"دین کی تقویت سے مراد اہل دین کی تقویت

ہے، ورنہ دین تو پہلے ہی سے قوی ہے، اس میں کوئی ضعف ہے، نہ کوئی کمزوری۔ جیسے نماز سے نماز پڑھنے والوں کو تقویت حاصل ہوتی ہے نہ کہ نماز کو۔ مولائے کائنات کے اس فصیح و بلیغ کلام میں جو امام الکلام کا درجہ رکھتا ہے غور وفکر کی ضرورت ہے۔

اس عالمی کانفرنس کے ذریعہ ہم دنیا کے تمام مسلمانوں تک یہ پیغام پہنچانا چاہتے ہیں کہ وہ حج کے فلسفے کو اپنی قوم کے درمیان بیان کریں۔ یادرکھیں حج ہمیں سب سے پہلے جس چیز کی دعوت دیتا ہے وہ اتحاد بین المسلمین ہے۔ ہم جب نماز کے لئے مسجد حرام میں داخل ہوتے ہیں تو یہ نہیں پوچھتے کہ امام جماعت شافعی ہے یا مالکی، حنفی ہے یا حنبلی، بوہری ہے یا جعفری، بلکہ سب شانہ سے شانہ ملاکر اتحاد واخوت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور المومن اخوالمومن کی عملی تصویر پیش کرتے ہیں۔ لیکن جیسے ہی اس مقدس سرزمین سے باہر نکلتے ہیں پھر مسلکی جھگڑوں میں الجھ جاتے ہیں۔

اس لئے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ امام خمینیؒ کے اس بیان کا خلاصہ پیش کریں جس میں آپ نے حج کے اغراض ومقاصد کو بیان فرمایا تھا:

''حج ایک عبادت ضرور ہے لیکن اس کے ساتھ ظالم وسامراجی طاقتوں کے خلاف آواز بلند کرنے اور دبے کچلے مظلوم ومستضعفین مسلمانوں کی حمایت کا اعلان کرنے اور ان کے مسائل وپریشانیوں کے حل کرنے کا ایک بہترین وسیلہ بھی ہے۔''

اسی طرح رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمٰی خامنہ ای نے ایک پیغام میں یہ فرمایا:

''حج کے ذریعہ ہم لوگوں کو چاہئے اسلام کے دشمنوں سے اپنی بیزاری ظاہر کریں جسے حج کے موقع پر اسلام نے مقرر کیا ہے۔ برائت یا بیزاری کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے ہم اسلام کے باہر سے لائے ہوں اور حج میں شامل کرلیا ہو۔ برائت حج کا ایک حصہ اور روح رواں ہے اور اس عظیم اجتماع کا معنیٰ ومفہوم ہے۔ کچھ لوگ اپنے جرائد اور تبلیغاتی وسائل کے ذریعہ یہ بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ جناب آپ نے تو حج کو سیاسی بنادیا ہے۔ ہم نے حج کو سیاسی بنادیا ہے اس کا کیا مطلب ہوا اگر مقصد یہ ہے کہ ہم نے سیاسی مفاہیم کو حج میں داخل کردیا ہے تو جواب میں ہم یہ کہنا چاہیں گے اگر کوئی اس مسئلے کو حج میں سیاست کے داخل کرنے کا مفہوم لیتا ہے تو ہمیں خدا سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ خدا اسکو شفادے تاکہ وہ سمجھ سکے۔ یہ کیونکر ممکن ہوسکتا ہے کہ کوئی اسلام اور قرآن میں حج کی آیات اور اتحاد ووحدت کی اہمیت سے آگاہ ہوتے ہوئے بھی یہ نہ سمجھے کہ یہ عظیم اجتماع

اعلیٰ وبرتر مفاہیم و مقاصد کے لئے ہے جو کہ الٰہی وسیاسی ہے۔ اس کا تعلق سب ہی مسلمانوں سے ہے یہ اتحاد اور عالم اسلام کی مشکل کے حل کے لئے ہے۔ عالم اسلام کے مسائل بہت اہم ہیں۔ اب ان مسائل کو کہاں پیش کیا جائے اور مسلمان اپنی آواز کو جب کہ دنیا میں مسلمانوں کے خلاف اس قدر مظالم ہورہے ہیں، باہم آواز اٹھاکر خیانت پر مبنی پالیسیوں کو وضع کرنے والوں کے کانوں تک کہاں سے پہنچائیں؟ حج کے سوا کہاں یہ کام انجام دے سکتے ہیں؟ آپ دیکھ رہے ہیں کہ آج یورپ اور دیگر ملکوں میں مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جارہا ہے۔ ان بھیانک مظالم کو لفظوں میں بیان کرنا بھی مشکل ہے۔ بوسنیا کی مثال آپ سب کے سامنے ہے۔''

یہ تھے آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای کے ارشادات وفرامین جس میں آپ نے کھلے لفظوں میں یہ بیان کیا کہ حج ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے اسلام دشمن طاقتوں کی مکاریوں کو واضح کیا جاسکتا ہے اور اس کے سدباب کی کوشش کی جاسکتی ہے۔

آج عالمی سامراج اس حج سے لرزہ براندام ہے، جو حج ابراہیمی ہے، جس میں ظالموں سے نفرت اور مظلوموں سے ہمدردی کا اظہار کیا جائے۔ بڑی طاقتیں قطعاً یہ نہیں چاہتی ہیں کہ حج عالم اسلام کی بیداری کا ذریعہ بن سکے۔ اس لئے نام نہاد مسلم ملکوں کو جوان ظالم طاقتوں کے ذریعہ اپنی حکومتوں کو مستحکم کئے ہوئے ہیں آگاہ کررہی ہیں کہ خبردار دیکھو اگر حج عبادت کے ساتھ عالم اسلام کے مسائل کے حل کا ذریعہ بن جائے تو اس کا سب سے پہلے براثر تمہارے تخت وتاج پر پڑے گا۔ لہٰذا حج ویسا ہی ہو جیسا ہم چاہتے ہیں، نہ کہ یہ چند مٹھی بھر متشدد وہارڈلائنز مسلمان کا۔

آج امت اسلامیہ کی سب سے بڑی بدنصیبی یہ ہے کہ ان کی حکومتوں کی باگ ڈور بظاہر کلمہ پڑھنے والے مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہیں لیکن درحقیقت ان ہاتھوں کے پیچھے بھی خونی پنجہ ہے جو مظلوم مسلمانوں کے خون سے لت پت ہے۔

اس لئے آیئے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کریں کہ ہم سب کو حج کے صحیح مفہوم کو سمجھنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور اسلام وانسان دشمن طاقتوں کا قلع قمع کرے۔ اور ہمارے جسمانی ملک ہندوستان اور روحانی وطن ایران کو دشمنوں کے شر سے بچائے۔ آمین۔